بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

مُسلمان کی تعریف اور مرزائی

قومی اسمبلی میں مُسلمان کی تعریف کے بارہ میں وزیر اطلاعات کے بیان پر مرزائیوں نے بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا اور اسی آڑ میں مرزائی پرچوں نے علماءِ اسلام کے متعلق ہرزہ سرائی اور بے ہودہ گوئی کا مظاہرہ کیا ہے نیز اس سے بزعم خویش اپنے کفر پر پردہ ڈالنے کی بھی سعی ناکام کی ہے، چنانچہ ربوہ سے نکلنے والا ایک مرزائی ماہنامہ لکھتا ہے: خیر القرون کے بعد علماءِ سوء نے امتِ مُسلمہ میں شدید تفرقہ پیدا کر دیا اور اپنے خود ساختہ خیالات و اجتہادات کی بناء پر بغیر اذن الٰہی مختلف گروہ قائم کر دیے اس اختلاف میں اتنی شدت اختیار کی گئی کہ ہر گروہ دوسرے گروہوں کو کافر و مرتد کہنے لگا اور ہر گروہ کے مولویوں نے کسی شخص کے مُسلمان قرار پانے کے لیے ایسی شرائط ایجاد کیں کہ سوائے ان کے ہم خیال پیروؤں کے کوئی مُسلمان نہ ٹھہر سکے"[1] آگے چل کر اپنے عقیدہ کا اظہار اس طرح کیا کہ: ہر وہ شخص جو اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اوّل خدا واحدہٗ لا شریک ہے اور دوم محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نبی ہیں مُسلمان کہلائے گا لیکن موجودہ مولویوں کے لیے مشکل یہ ہے کہ احمدی مُسلمان ہونے کے دعویدار

---

[1] "الفرقان" ربوہ شمارہ مئی ۱۹۷۲ء

ہیں ان پر بھی یہ تعریف صادق آتی ہے لیکن مولوی لوگ انہیں مسلمان ماننا نہیں چاہتے اس لئے وہ حیران ہیں کہ قرون اولیٰ کی متفقہ تعریف کو پاکستان کا حصہ بناتے ہیں تو احمدی بھی مسلمان قرار پاتے ہیں لے

یہ ہے وہ تاثر خائی جس سے مرزائی اخبارات لوگوں کو بھکانا اور ورغلانا چاہتے ہیں اور نہیں جانتے کہ کسی وزیر اطلاعات اور جج کی رائے حقائق کو تبدیل نہیں کر سکتی اور نہ ہی باطل حق کا روپ دھار سکتا ہے۔

مرزائی علماء اسلام کو اس بناء پر علماء سو کہہ کر گالی دیتے ہیں کہ وہ اس امت مرتدہ کو کافر اور غلام احمد جیسے کذاب و دجال کو مفتری اور متنبی کہتے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ اس امت میں مسلیمہ کذاب کے بعد شدید تفرقہ اگر کسی نے پیدا کیا تو برصغیر پاک و ہند میں غلام احمد قادیانی اور بلاد فارس میں بہاء اللہ ایرانی نے کیا کہ ان دونوں نے منافقت اور دھوکہ بازی سے اسلام کا نام لے کر اپنی نبوت و رسالت کی بساط کو بچھایا اور بدلیشی کافروں کے ایما اور شہ پر امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو وہ زخم دئے جو مدت تک مندمل نہیں ہو سکتے اور پھر اسی پر اکتفا نہ کی بلکہ اپنے خود ساختہ خیالات و اجتہادات کو اس قدر اہمیت دی اور اپنے ساتھ اختلاف میں اتنی شدت اختیار کی کہ اپنے سوا تمام دنیا کو کافر و مرتد قرار دیا۔ چنانچہ متنبی قادیان غلام احمد لکھتا ہے "خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے لے

نیز جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے لے

لے "الفرقان" ربوہ شمارہ مئی ۱۹۷۲ء لے منقول از غلام احمد قادیانی مندرجہ الذکر الحکیم منقول از اخبار الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء لے الہام غلام احمد مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۲۷

اور پھر مرزائی پادریوں نے اس پر اور اضافہ کیا اور ایسے شرائط ایجاد کئے کہ سوائے ان کے ہم خیال پیروؤں کے کوئی مسلمان نہ ٹھہر سکے۔

چنانچہ مرزائیوں کا لاٹ پادری غلام احمد کا بیٹا مرزا محمود احمد لکھتا ہے:

جو مسلمان حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (غلام احمد) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں" [۱]

اور اس کا دوسرا بیٹا یوں ہرزہ سرا ہے اور انتہائی گستاخانہ انداز میں "ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا یا محمدؐ کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (غلام احمد قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے" [۲]

ایک اور تفرقہ باز لکھتا ہے "یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی فروعی اختلاف ہے ۔۔۔ مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں بتلاؤ یہ اختلاف فروعی کیوں کر ہوا" [۳] غلام احمد کا بیٹا ایک مقام پر بڑے زور و شور سے لکھتا ہے "ہم کس طرح مان لیں کہ ایک شخص پکار پکار کر کہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ——— اس سے بہتر غلام احمد ہے

لیکن ابن مریم کا منکر تو کافر ہو اور غلام احمد کا منکر کافر نہ ہو ۔۔۔ اور اس کا منکر اولٰئک ھم الکافرون حقا سے باہر ہو" [۴]

ایک اور ہرزہ گو رقم طراز ہے:۔

---

[۱] آئینہ صداقت ص ۳۵ مصنفہ مرزا محمود احمد خلیفہ قادیانی

[۲] کلمۃ الفصل مصنفہ بشیر احمد پسر غلام احمد قادیان مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص ۱۱۰ نمبر ۳ جلد ۱۴

[۳] نہج المصلی مجموعہ فتاوی احمدیہ ص ۲۷۴ مؤلفہ محمد فضل قادیانی

[۴] کلمۃ الفصل مصنفہ مرزا بشیر احمد مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص ۱۴۷ نمبر ۴ ج ۱۴

"خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب کو فرمایا کہ جس کو میرا محبوب بننا منظور اور مقصود ہو اس کو تیری اتباع کرنا اور تجھ پر ایمان لانا لازمی شرط ہے ورنہ وہ میرا محبوب نہیں بن سکتا اگر تیرے منکر اس تیرے فرمان کو قبول نہ کریں شرارت اور تکذیب پر کمربستہ ہوں تو ہم سزا دہی کی طرف متوجہ ہوں گے، ان کافروں کے لئے جہنم موجود ہے جو قید کا کام دے گا۔"

یہاں صرف حضرت احمد علیہ السلام (غلام قادیانی) کے منکر اور اطاعت و بیعت میں نہ آنے والے گروہ کو کافر قرار دیا ہے اور جہنم ان کے لئے بطور قید خانہ قرار دیا ہے [۵۱] یہ ہے مرزائیوں کا باطن جسے یہ منافق مخفی رکھنے کے لئے امت مسلمہ اور علمائے اسلام پر دشنام طرازی اور الزام تراشی کرتے ہیں۔

"الفرقان" ربوہ کے مدیر سے کوئی پوچھے کہ یہ بد بخت جو پوری ملت اسلامیہ کو کافر بنانے اور جہنمی ٹھہرانے پر تلے ہوئے ہیں، یہ کون ہیں؟ علماء سوء! ہاں علماء سوء، لیکن امت مرزائیہ کے، واقعی یہی وہ نابکار و ناہنجار ہیں جنھوں نے رسول عربی علیہ السلام کی امت میں شدید تفرقہ پیدا کر دیا ہے اور کائنات میں پھیلے ہوئے آپ کے کروڑوں نام لیواؤں کو ایک کذاب و دجال دائرہ اسلام سے خارج اور عذاب کا مستوجب قرار دے رہا ہے اور یہی نہیں بلکہ ایک خبیث مسلمانوں کو مسلمان کہنے کے عقیدہ کو خبیث عقیدہ قرار دیتا ہے، وہ کہتا ہے: حضرت (غلام قادیانی) صاحب نے عبدالحکیم خان کو جماعت سے اس واسطے خارج کیا کہ وہ غیر احمدیوں کو مسلمان کہتا تھا۔ مسیح موعود (متنبی قادیان) کے منکروں کو مسلمان کہنے کا عقیدہ ایک خبیث عقیدہ ہے.. جو ایسا عقیدہ رکھے اس کے لئے رحمت الٰہی کا دروازہ بند ہے [۵۲] اور پھر اس پہ بھی بس نہیں بلکہ یہی منافق جو آج وزیر اطلاعات کے بیان پر دھمال ڈال

---

[۵۱] النبوۃ فی الالہام ص ۴۰ مولفہ محمد یوسف قادیانی

[۵۲] کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص ۱۲۲ نمبر ۳ ج ۱۴

رہے ہیں اور مرزائیوں کو مسلمان نہ سمجھنے والوں کو گردن زدنی قرار دے رہے ہیں ان کی اپنی حالت یہ ہے کہ یہ مسلمانوں کا جنازہ پڑھنے تک کے روادار نہیں۔

مرزائی اخبار "الفضل" نے لکھا حضرت خلیفہ اول (نورالدین بھیروی) نے صاف طور پہ فرمایا "کہ غیر احمدی کا جنازہ ہرگز جائز نہیں" ؎۱

اور —— "حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب نے اپنے بیٹے (فضل احمد) کا جنازہ محض اس لئے نہیں پڑھا کہ وہ غیر احمدی تھا" ؎۲

اور اس سے بھی آگے "جو لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ان کا جنازہ جائز نہیں۔۔۔۔ اسی طرح جو لوگ غیر احمدیوں کو لڑکی دے دیں اور وہ اپنے اس فعل سے توبہ کئے بغیر فوت ہو جائیں ان کا جنازہ بھی جائز نہیں" ؎۳ اور یہی سبب تھا کہ جب ملت اسلامیہ کے عظیم راہنما اور پاکستان کے مؤسس قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ وفات پاگئے تو اس وقت کے مرزائی وزیر خارجہ چودھری ظفر اللہ نے قائد کا جنازہ نہیں پڑھا تھا، اور اس معاملہ میں ان کی عصبیت اور بدباطنی کا عالم یہ ہے کہ جنازہ تو جنازہ کسی غیر مرزائی مسلمان کے لئے دعائے مغفرت تک جائز نہیں سمجھتے چنانچہ امت مرزائیہ کے دو مفتیوں نے یہ فتویٰ دیا: سوال — کیا کسی شخص کی وفات پر جو سلسلۂ احمدیہ میں داخل نہ ہو یہ کہنا جائز ہے کہ خدا مرحوم کو جنت نصیب کرے۔

جواب: غیر احمدیوں کا کفر بینات سے ثابت ہے اور کفار کے لئے دعائے مغفرت جائز نہیں —— روشن علی —— محمد سرور قادیان" ؎۴

نیز — "جو شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو بعد از موت اس کے لئے دعاء استغفار جائز نہیں" ؎۵

؎۱ اخبار "الفضل" قادیان شمارہ ۲۹ اپریل ۱۹۱۶

؎۲ اخبار "الفضل" قادیان شمارہ ۱۵ دسمبر ۱۹۲۱ء

؎۳ مکتوب مرزا محمود خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان شمارہ ۱۳ اپریل ۱۹۲۹ء

؎۴ اخبار "الفضل" قادیان شمارہ ۷ فروری ۱۹۲۱ء

؎۵ اخبار الفضل قادیان شمارہ ۷ اکتوبر ۱۹۲۱ء

وزیر اطلاعات صاحب! یہ ہیں وہ لوگ جن کی خاطر آپ اپنے ہی قبیلہ اور اپنی ہی برادری کے لوگوں کو مطعون کر رہے اور اپنی نازک انگلیوں کا نشانہ بنا رہے ہیں اور ہمیں اس بارہ میں کسی قسم کا شبہ نہیں کہ اگر آپ ان کے لاٹ صاحب کے ہاتھ پر بیعت نہیں کر چکے تو آپ چاہے ان کی جتنی ہی پاسداری اور طرفداری کر لیں یہ آپ کے جنازہ میں بھی شریک نہیں ہوں گے، اور نہ ہی آپ کو مسلمان کہنے کے روادار بنیں گے۔

ان کا صرف اور صرف ایک مدعا اور ایک مقصد و مطلب ہے اور وہ یہ کہ متنبی ہندی کے ان پجاریوں کو مسلمان تو حلقہ بگوشِ اسلام قرار دیں اور یہ رسولِ عربی علیہ السلام کی امت کو کافر اور جہنمی کہنے میں آزاد ہوں، رہی بات الفرقان کے جاہل مدیر کی، اور اس طرح کے دوسرے ابوجہل کالم نویسوں اور اخبار فروشوں کی کہ ہر وہ شخص جو اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اوّل خدا وحدہٗ لاشریک ہے اور دوم محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نبی ہیں مسلمان کہلائے گا۔ ؎۱

اگر یہی مسلمان کی تعریف ہے" اور تم اسے درست سمجھتے ہو تو بتلاؤ کہ یہ بات تمہارے مزعوم نبی اور مصنوعی خلیفوں کی سمجھ میں کیوں نہ آ سکی؟

اور پھر کیا تم غلطی پر ہو یا تمہارا انگریزی ساختہ نبی غلام احمد قادیانی کہ جو خدا کو واحد لاشریک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا نبی ماننے والوں کو کافر قرار دے رہا ہے؟

؎ بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

جاہلو! اپنے گھر کی تو خبر لے لیا کرو اگر تمہارے قول کے مطابق قرون اولیٰ کی متفقہ تعریف یہی ہے تو پھر تمہارا متنبی اور اس کے خلیفے تو قرون اولیٰ کے مخالف ٹھہرے کہ ان بے علموں کو تمہارے علم اتنا بھی علم نہ ہوا کہ وہ قرون اولیٰ کی تعریف ہی کو جان سکے۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

؎۱ "الفرقان" ربوہ شمارہ مئی ۱۹۷۲ء

اور ہم جانتے ہیں کہ تم خود اس تعریف کے قائل نہیں یہ صرف ایک فریب خوردہ قوم کو اس فریب میں پختہ کرنے اور عام مسلمانوں کو بہکانے اور ورغلانے کا ایک طریقہ ہے وگرنہ تمہارا اپنا عقیدہ بھی یہ نہیں۔ اور نہ ہی تمہارے احبار و رھبان اس عقیدہ کے قائل اور اس پہ عامل ہیں چنانچہ مرزا غلام احمد کا بیٹا اور مرزائیت کا دوسرا بڑا محمود احمد ایک سائل کے جواب میں کہتا ہے :۔

سوال ۔ کیا یہ صحیح ہے کہ آپ غیر احمدیوں کو کافر سمجھتے ہیں ۔

محمود احمد : ہاں یہ درست ہے ۔

سوال ۔ اس تکفیر کی بنا کیا ہے اکیا وہ کلمہ گو نہیں ہیں ۔

محمود احمد : بے شک وہ کلمہ گو ہیں لیکن ہمارا اور ان کا اختلاف فروعی نہیں اصولی ہے ، مسلم کے لیے توحید پہ ، تمام انبیاء پہ ، ملائکہ پر کتب آسمانی پر ایمان لانا ضروری ہے اور جو ان میں سے ایک بھی نبی اللہ کا منکر ہو جائے وہ کافر ہو جاتا ہے ... اسی طرح غیر احمدی مرزا (غلام) صاحب کی نبوت سے منکر ہو کر کفار میں شامل ہیں " ؎۱

اسی طرح غلام احمد قادیانی نے بھی اسلام اور کفر کی تعریف میں صرف توحید و رسالت یعنی کلمہ گوئی کو کافی نہیں قرار دیا بلکہ فرمان رسول کے انکار کو بھی کفر کہا ہے ؎۲ اور بعض آیات قرآنی کے انکار کو بھی کفر سے تعبیر کیا ہے ؎۳ الفرقان ربوہ کے مدیر نے وزیر اطلاعات کے بیان اور منیر انکوائری رپورٹ کے ایک حوالہ پر اس قدر شادیانے بجائے ہیں کہ اُسے اس بات کی ہوش بھی نہیں رہی کہ مسلمان کی تعریف میں خود اُس کا اپنا آقا و مولیٰ غلام قادیانی بھی اس سے اختلاف رکھتا ہے ۔

اس نے لکھا ہے کہ "چونکہ مرزائی بھی مسلمان ہونے کے دعوے دار ہیں " ؎۴

؎۱ مضمون عبد القادر مرزائی مندرجہ اخبار الفضل قادیان شمارہ ۲۱ جون ۲۳ ۱۹ء

؎۲ حوالہ کیلئے دیکھئے حقیقۃ الوحی ص ۱۷۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی

؎۳ حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳ ؎۴ الفرقان شمارہ اپریل ۱۹۷۲ء

اور جو بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اور کلمہ طیبہ پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے[۱] اس لیے مرزائیوں کو بھی مسلمان سمجھنا چاہیئے۔ جبکہ غلام احمد قادیانی اس کی تردید کرتے ہوئے کہتا ہے۔
"جو شخص اللہ اور اس کے رسول اور اس کی کتاب کو ماننے کا دعویٰ کر کے ان کے احکام کی تفصیلات مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تقویٰ، طہارت کو بجا نہ لائے ۔۔۔ وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے"[۲]

آپ تبلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا

مرزائیوں کو یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ وہ چاہے کتنے بہتان کیوں نہ تراشیں اور کتنے ہی حیلے کیوں نہ اختیار کریں وہ اپنے آپ کو مسلمان ثابت نہیں کر سکتے اور پھر نہ جانے انہیں اس کا شوق بھی کیوں ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان ثابت کریں جبکہ ان کا خلیفہ واشگاف الفاظ میں کہہ چکا ہے کہ "حضرت مسیح موعود (غلام قادیانی) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے"[۳]

اور چھوٹے میاں تو چھوٹے میاں بڑے میاں یوں گوہر فشاں ہیں۔
"حضرت خلیفہ اول (نورالدین بھیروی) نے اعلان کیا تھا کہ ان (مسلمانوں) کا اسلام اور ہے ہمارا (مرزائیوں کا) اسلام اور ہے"[۴]

اور کیا مسیح ناصری نے اپنے پیروکاروں کو یہود بے بہبود سے الگ نہیں کیا، کیا وہ انبیاء جن کی سوانح کا علم ہم تک پہنچا ہے اور ہیں ان کے ساتھ جماعتیں بھی نظر آتی ہیں انھوں نے

---

[۱] الفرقان شمارہ مئی ۱۹۷۲ء

[۲] تقریر غلام احمد قادیانی مندرجہ النبوۃ فی الاسلام ص ۲۱۴ مؤلفہ محمد علی قادیانی

[۳] تقریر محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل شمارہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء

[۴] منقول اخبار الفضل قادیان شمارہ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء

اپنی جماعتوں کو غیروں سے الگ نہیں کر دیا، ہر ایک شخص کو ماننا پڑے گا بے شک کیا ہے پس اگر حضرت مرزا (غلام قادیانی) صاحب نے بھی جو کہ نبی اور رسول ہیں اپنی جماعت کو منہاج نبوت کے مطابق غیروں سے الگ کر دیا تو نئی اور انوکھی بات کونسی ہے [1]

اور اس علیحدگی کے بعد مرزائیوں کو نہ جانے کیا تقارب کی ضرورت محسوس ہوئی ہے اور وہ نزیہ اطلاعات انھیں کیوں ملانے پر تلے ہوئے ہیں۔

آخر میں ہم مرزائیوں پر یہ بات واضح کرنا بھی ضروری خیال کرتے ہیں کہ وہ اس منافقت اور دوغلی پالیسی کو ترک کر دیں کہ مسلمان تو اس گروہِ کفار کو مسلمان قرار دیں اور یہ کافر رسول عربیؐ کے پیرو کاروں کو کافر کہتے پھریں بلکہ انہیں چاہیئے کہ وہ علی الاعلان اس عقیدہ و نظریہ کا اظہار کریں جو ان کے مذہب کا حصّہ اور جزو ہے۔

اور وہ اس بات کو نوٹ کرلیں کہ کوئی مسیلمہ اور اسود عنسی اور ان کا بھائی بند چادرِ نبوت پہ ہاتھ ڈال کے اور منصبِ رسالت پہ نقب لگا کے صرف اس لئے اپنے آپ کو مسلمانوں کے زمرہ میں شامل نہیں کر سکتا اور نہ کروا سکتا کہ وہ ظاہراً کلمہ گو ہے۔

مسلمان وہ ہے جو کلمہ گوئی کے ساتھ ساتھ خدا و رسول کے تمام فرامین و احکام کو حجت سمجھتا اور واجب العمل گردانتا ہے / بصورت دیگر اس کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ٭

---

[1] منقول اخبار الفضل قادیان شمارہ ۲۶ فروری ۱۹۱۸ء

بقیہ دوام حدیث

ہے کہ رسول کی اطاعت میں کوئی قید نہیں کیونکہ رسول دین کے بارے میں اپنی رائے سے نہیں کہتا یا تو وحی سے بولتا ہے یا استنباط اور اجتہاد سے کلام کرتا ہے۔ استنباطی اور اجتہادی کلام میں اگرچہ خطا کا احتمال ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ رسول کو دینی امور میں خطا پر برقرار نہیں رہنے دیتا اس لئے پیغمبر کا ہر قول اور فعل جس کا دین سے تعلق ہو اور وحی الٰہی میں اس کی تردید نہ آئی ہو وہ منشاء الٰہی کے موافق ہوتا ہے۔ اور اُولِی الْاَمر کی اطاعت میں یہ قید ہے کہ اس کا حکم کتاب و سنت کے خلاف نہ ہو۔